REGD NO. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم دوشنبہ
۱۹ ذی الحجہ ۱۳۷۸ھ
فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۸/۱۳ ۔ ۲۷ احسان ۱۳۳۸ ہش ۔ ۲۷ جون ۱۹۵۹ء ۔ نمبر ۱۵۰

جماعت احمدیہ کی شاندار اسلامی خدمات کا اعتراف

صدق جدید لکھنؤ کا ایک ادارتی نوٹ

مولانا عبد الماجد صاحب دریا آبادی جماعت احمدیہ کے تبلیغی جوش اور شاندار اسلامی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے اپنے مشہور اخبار "صدق جدید" لکھنؤ کی حدیہ اشاعت میں رقمطراز ہیں:

"ایک تبلیغی خبر — مشرقی پنجاب کی خبر ہے کہ اچاریا ونوبا بھاوے جب پیدل دورہ کرتے کرتے ڈلہوزی پہنچے تو انہیں ایک وفد نے قرآن مجید کا ترجمہ انگریزی اور سیرت نبوی پر انگریزی کتابیں پیش کیں — یہ وفد قادیان کی جماعت "احمدیہ" کا تھا۔

خبر پڑھ کر ان سطور کے راقم پر تو جیسے گھڑوں پانی پڑ گیا۔ اچاریہ جی نے دورہ اودھ کا بھی کیا۔ یکہ خاص قصبہ دریاآباد میں قیام کرتے ہوئے گئے۔ لیکن اپنے کو اس قسم کا کوئی تبلیغی تحفہ پیش کرنے کی توفیق نہ ہوئی۔ نہ اپنے کو نہ اپنے کسی ہم مسلک کو ندوی۔ دیوبندی۔ سنی ... جماعتوں میں سے آخر یہ سوچنے کی بات ہے یا نہیں کہ جب بھی کوئی موقعہ اس قسم کی تبلیغی خدمت کا پیش آتا ہے۔ یہی خارج از اسلام جماعت بازی لے جاتی ہے۔ اور ہم سب "دیندار" منہ دیکھتے رہ جاتے ہیں"۔

(صدق جدید لکھنؤ ۱۹ جون ۱۹۵۹ء)

کراچی ۲۶ جون۔ وزارت تجارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ درآمدی بونس اسکیم کے تحت جاری کئے جانے والے درآمدی لائسنسوں پر فیس نہیں لی جائے گی۔ اس اقدام کا مقصد درآمدی تجارت کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

کی صحت یابی کیلئے دعا کی تحریک

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت یابی اور درازیٔ عمر کیلئے خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۲۶ جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مری سے آج صبح کوئی تازہ اطلاع نہیں مل سکی۔

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد و الحاح کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور ہر آن دعاؤں میں لگے رہیں۔ تا ہمارا شافی و قادر خدا اپنے خاص فضل سے ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کو جلد کامل شفا بخشے۔ اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

اقتصادی کونسل ملک کے اہم مسائل اور منصوبوں پر غور کرے گی

کراچی ۲۶ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ اقتصادی پالیسی کے اہم معاملات پر غور کرنے کے لئے صدر ایوب کی صدارت میں یکم جولائی کو اقتصادی کونسل کا اجلاس ہوگا۔ یہ کونسل حال ہی میں قائم ہوئی ہے اور اس کی حیثیت ملک کے اعلیٰ اقتصادی ادارے کی ہے۔ اجلاس کے ایجنڈے میں یہ امور شامل ہیں: آئندہ مالی سال کے ترقیاتی پروگرام دوسرے ۵ سالہ منصوبے (۱۹۶۰ء تا ۱۹۶۵ء) کے مقاصد اور ملک کی اقتصادی صورت حال پر غور کونسل تقریباً ۵۰ ترقیاتی منصوبوں کے فنی اور مالی پہلوؤں پر بھی غور کرے گی۔ ان میں سے بعض منصوبوں پر عمل ہو رہا ہے۔ اور بعض ختم ہیں۔ دوسرے پنجسالہ منصوبے کے سلسلہ میں کونسل کے سامنے منصوبہ بندی کمیشن کا تیار کردہ خاکہ پیش کیا جائے گا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۲۷ جون ۱۹۵۹ء

ترقی کا بنیادی اصول

کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ جس کے دل میں ترقی کرنے کی امنگ نہ ہو۔ جو ہر وقت آگے ہی آگے بڑھنے کا جوش نہ رکھتی ہو۔ جو قومیں اپنے ماضی کے کاموں میں مگن ہو جاتی ہیں۔ اور باپ دادا کی ترقیوں کی داستانوں میں کھو جاتی ہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ اس قوم پر جمود طاری ہو چکا ہے۔ اور جب تک یہ گرہ نہ کھلے گی۔ اس کی آگے قدم رکھنے کی امیدیں منقطع ہو چکی ہیں ؀

ترقی کا میدان نہایت وسیع ہے یہ ایک ایسا سمندر ہے جس کا در اصل کوئی کنارا نہیں۔ جہاں انسان لنگر انداز ہو کر بجمعیت ہو جائے۔ بلکہ جس ارتقائے حیات کی منزل کو اللہ تعالےٰ نے ہمارے سامنے رکھا ہے۔ وہ ہماری بڑی سے بڑی کوشش سے بھی ختم نہیں ہو سکتا۔ اگر محدود منزل کی ہی مثال لی جائے۔ تو کوئی قافلہ منزل پر نہیں پہنچ سکتا۔ اگر وہ قدم قدم پر بیٹھ بیٹھ جائے۔ اور اپنے طے کردہ سفر کی رنگینیوں میں کھو جائے۔ اگر اس کو منزل مقصود پر پہنچنا ہے۔ تو اس پر لازم ہے کہ وہ چلتا چلا جائے۔ اور پیچھے مڑ مڑ کر نہ دیکھے۔ اگر اس کو گزشتہ سفر کا کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ تو وہ صرف اس قدر کہ وہ راہ کی دشواریوں سے تجربہ حاصل کرے۔ اور آئندہ ویسی دشواریاں درپیش ہوں۔ تو اپنے پچھلے تجربہ سے فائدہ اٹھا کر درپیش شدہ دشواریوں کو حل کرے۔ لیکن اگر وہ اپنی گزشتہ کامیابیوں پر مغرور ہو کر بیٹھ جائے۔ اور ان کی رنگین یادوں میں دل بہلانے لگے۔ تو وہ ہرگز منزل مقصود حاصل نہیں کر سکے گا ؀

آج اسلامی دنیا پر جمود کی سی حالت طاری ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ مسلمانوں نے ایک زمانہ میں جو کارنامے سرانجام دیئے تھے۔ ان کی رفتار مدت ہوئی رک گئی ہوئی ہے۔ مسلمانوں نے اپنی ترقی کے زمانہ میں علوم و فنون میں جو کمالات حاصل کئے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ آج مغرب نے علوم و فنون میں جو ترقی کی ہے۔ وہ انہی کارناموں کے تصدق میں ہے۔ مسلمانوں نے پرانے علوم و فنون کو لے کر ان کی کایا ہی بدل دی تھی۔ عملی سائنس کی ابتداء مسلمانوں ہی نے کی تھی۔ علم ریاضی کو چار چاند مسلمانوں ہی نے لگائے تھے۔ علم التاریخ سوشیالوجی اور سول معاشرتی علوم جن کو آج مغرب نے معراج ترقی پر پہنچایا ہے۔ یہ سب کے سب مسلمانوں ہی کی ایجاد کردہ ہیں۔ مگر...

مگر ایک وقت ایسا آیا کہ مسلمانوں کی رفتار ترقی رک گئی۔ وہ ان علوم و فنون میں مزید اضافہ کرنے کی بجائے لکیر کے فقیر بنتے چلے گئے۔ اور بزرگوں کے نقوش قدم کو کوٹنے پر ہی انہوں نے اکتفا کر لیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ان کے دماغوں پر برف جم گئی۔ اور وہ جمود کا مجسمہ بن کر رہ گئے۔

کوئی علم لے لیجئے مسلمان دانشمندوں نے اپنے زمانہ میں اپنے حالات کے مطابق اس میں کمال پیدا کیا۔ اور دنیا کی کوئی قوم ان کے مقابلہ میں نہ آ سکتی تھی۔ ایک وقت تھا کہ غرناطہ سے لے کر دہلی تک مسلمان علماء کا جال پھیلا ہوا تھا۔ اور اتنی قابل ہستیاں پیدا ہوئیں کہ جن کا شمار بھی مشکل ہے۔ لیکن بعد میں بہت کم لوگ ایسے پیدا ہوئے جنہوں نے اپنے بزرگوں کے چراغوں کو ہی جلتا رکھنے کی کوشش کی ہو۔ نئے چراغ جلانے تو بڑی بات ہے۔

یہ انحطاط صلیبی جنگوں کے وقت سے ہی شروع ہو چکا تھا۔ اگرچہ ترکوں نے صلیبی جنگوں میں تمام مغربی اقوام کے متحدہ حملوں کو پسپا کر دیا۔ اور فوجی کارروائیوں میں فرنگی ان کے سامنے ہیچ ہو گئے۔ لیکن فرنگی زمین تو اس وقت مسلمانوں سے حاصل نہ کر سکے۔ مگر اس مٹھ بھیڑ سے وہ علوم و فنون کی روشنی لے اڑے اور میدان جنگ میں ان کی شکست علمی میدان میں ان کی فتح کا باعث بن گئی مغربی اقوام نے میدان کارزار میں اپنی شکست کو تسلیم کر لیا۔ لیکن ان میں ان جنگوں کی وجہ سے ایک نئی قسم کی فعالیت پیدا ہو گئی۔ انہوں نے پرانے مذہب کے بوسیدہ لبادہ کو تار تار کر دیا۔ اور اسلامی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کر کے ایک نیا جوش ایک نئی امنگ دلوں میں لے کر اپنے ممالک میں واپس گئے۔ آخر مغرب میں اس کا نتیجہ احیائے علوم کی صورت میں رونما ہوا۔ جو راہیں مسلمان علماء نے فلسفہ اور عملی سائنس میں نکالی تھیں وہ ان پر چلنے لگے۔ اور بڑھتے چلے گئے۔ تاآنکہ آج انہوں نے عناصر قدرت پر بڑی حد تک قابو پا لیا ہے۔ اور آج وہ ستاروں پر کمندیں ڈال رہے ہیں۔ اس کے برخلاف مسلمان قدامت پرستی میں گرفتار ہو گئے۔ علوم و فنون کی رو رک گئی عملی کیمسٹری جس کے موجد مسلمان تھے کیمیا گری میں محدود ہو کر رہ گئی۔ فلسفہ میں جو کچھ ابن سینا نے لکھا تھا۔ اس سے آگے قدم اٹھانا حرام ہو گیا۔ ابن رشد کی حاصل کردہ معلومات کتابوں کے اندر سڑنے لگیں۔ علم دین میں بے شک مسلمان علماء نے کمال دکھلائے۔ لیکن ائمہ اربعہ کے بعد دین میں مزید غور کرنا ختم ہو گیا اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ ان بزرگوں نے اپنے زمانہ میں فقہ میں کمال کر دیا۔ لیکن آئندہ بجائے مزید سوچنے کے ان اماموں کے نام کے فرقے بن گئے۔ جنہوں نے اسلام کے اندر گویا چار مختلف اور ایک دوسرے کے مخالف طبقے بنا ڈالے۔ جو آج تک باہم گتھم گتھا ہو رہے ہیں۔ حالانکہ ان بزرگوں نے صاف صاف کہہ دیا تھا۔ کہ ان کی رائے میں اختلاف کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ مگر مسلمانوں نے اپنے اپنے امام کے گرد خندقیں کھود ڈالیں۔ اور ایک دوسرے پر تیر اندازی شروع کر دی ؀

اس طرح علم دین میں بھی جمود پیدا ہو گیا۔ اور اگر مجددین نہ مبعوث ہوتے رہتے تو سچی بات یہ ہے کہ آج ان متنازعہ مسائل کے غبار کی وجہ سے علم دین بالکل اندھیروں میں مخفی ہو جاتا۔ چنانچہ مجددین اور صلحاء کی متواتر آمد کے باوجود بھی آج مسلمانوں کی اکثریت علم دین سے بے بہرہ ہے۔ اور جو اہل علم حضرات ہیں وہ بھی اکثر فقہی تفرقات کی ہنڈیا میں چند دینی نکات لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس معاملہ میں بھی جمود ہی جمود طاری ہو چکا ہے جس کی وجہ یہی ہے۔ کہ ہم نے ترقی کرنے کا اصول چھوڑ دیا ہے۔ اور سمجھ بیٹھے ہیں۔ کہ بس پہلے جو کارنامے کر چکے ہیں۔ وہ ہمارے لئے کافی ہیں۔ شاہراہ ترقی سے ہٹنے کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ لاتعداد پگڈنڈیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ اور جو شاہراہ کی طرف بلاتا ہے۔ اس کی کوئی سننے کو تیار نہیں ؀

الحاصل جب کوئی قوم صرف ماضی پرست ہو کر رہ جاتی ہے۔ وہ مردہ ہو جاتی ہے اس کی حالت اس کارواں کی طرح ہے جو راستہ میں پاؤں توڑ کر نخل مغیلاں کی چھاؤں میں بیٹھ جاتا ہے۔ اور سمجھ لیتا ہے۔ کہ منزل پر پہنچ گیا۔ اس کے جوش ختم ہو جاتے ہیں۔ اور امنگیں مر جاتی ہیں۔ آہستہ آہستہ وہ قوم خود بھی وہیں زمین میں پیوست ہو جاتی ہے۔ چہ جائیکہ وہ منزل مقصود کی طرف بڑھے ؀

ضروری اعلان

مکرم مولوی محمد منشی خان صاحب کو نشر و اشاعت کے چندہ کی فراہمی کے لئے سیالکوٹ شیخوپورہ کے اضلاع میں بھجوایا جا رہا ہے۔ احباب کرام ان سے پورا پورا تعاون فرمائیں۔ رسید بک ان کے پاس ہے۔ چندہ دے کر رسید حاصل کریں ؀ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

درخواستِ دعا

مکرم محمد رشید صاحب ارشد نوشہرہ کینٹ کی طبیعت چند دنوں سے ناساز ہے۔ احباب سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے ؀

اسلامی عبادت یعنی اذکار اور اسکے بعض اور حصے

(رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہٗ)

سب سے بڑا ذکر تو بسم اللہ ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جب کوئی کام کرو تو اس کے شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لیا کرو۔ بسم اللہ کے بغیر وہ کام بے برکت ہو جائے گا انسان کپڑے پہنے تو پہلے بسم اللہ کہے۔ جوتی پہنے تو پہلے بسم اللہ کہے۔ پانی پئے تو پہلے بسم اللہ کہے۔ برتن مانجے تو پہلے بسم اللہ کہے۔ جانور ذبح کرے تو پہلے بسم اللہ کہے گوشت پکائے تو پہلے بسم اللہ کہے۔ غرض ہر کام شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ کہے۔ بسم اللہ میں اس طرف اشارہ ہوتا ہے کہ دنیا میں جس قدر چیزیں پائی جاتی ہیں یہ سب کی سب اللہ تعالےٰ کی ملک ہیں اور مَیں اس کی اجازت کے ماتحت ان کو اپنے استعمال میں لا رہا ہوں۔ مثلاً جانور ذبح کرتے وقت جب وہ بسم اللہ کہتا ہے تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ یہ جانور مَیں نے کسی سے چھینا نہیں اللہ تعالےٰ اس کا مالک ہے۔ اس نے مجھے کہا ہے کھا لو۔ اس لئے مَیں اسے ذبح کرتا ہوں۔ پھر مرچ ہے وہ بھی خدا تعالےٰ کی دی ہوئی ہے۔ کوئلہ ہے وہ بھی خدا تعالےٰ کا دیا ہوا ہے برتن ہیں وہ بھی خدا تعالےٰ کے دیئے ہوئے ہیں۔ مَیں تو مستعار طور پر اس کی ملکیتی چیزوں سے فائدہ اٹھا رہا ہوں۔ حضرت سید عبدالقادر جیلانی رح کے متعلق آتا ہے کہ آپ اعلیٰ سے اعلیٰ کھانا کھاتے تھے اور اچھے سے اچھا کپڑا پہنتے تھے۔ بعض لوگوں نے آپ پر اعتراض کیا تو آپ نے فرمایا۔ مَیں کیا کروں جب تک خدا تعالیٰ مجھے نہیں کہتا۔ اے عبدالقادر جیلانی رح تجھے میری ذات ہی کی قسم تو کھا۔ اُس وقت تک مَیں نہیں کھاتا۔ اور جب تک خدا تعالیٰ مجھے یہ نہیں کہتا کہ اے عبدالقادر جیلانی رح تجھے میری ذات ہی کی قسم تو فلاں کپڑا پہن تب تک مَیں کپڑا نہیں پہنتا۔ سید عبدالقادر جیلانی رح کو تو خدا کہتا ہوگا کہ تو ایسا کر۔ مگر ہر مسلمان جب کسی کام کے کرنے سے پہلے بسم اللہ کہتا ہے تو وہ خدا تعالےٰ کے حکم سے ہی ایسا کہتا ہے۔ بلکہ ہر مسلمان ہی درحقیقت ہر کھانا خدا تعالےٰ کے حکم سے کھاتا ہے اور ہر کپڑا اس کے حکم سے پہنتا ہے۔

دوسرا ذکر الحمدُ للہ ہے جو ہر کام کے ختم ہونے پر کہا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں بھی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وآخرُ دعوٰھُم ان الحمد للہ ربّ العٰلمین۔ (یونس غ) مومنوں کا آخری قول یہی ہوتا ہے۔ کہ سب تعریفیں اُس خدا کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

تیسرا ذکر سُبحان اللہ ہے جو ہر تعجب انگیز اور بڑے کام پر کیا جاتا ہے۔ اگر اس پر بھی غور کیا جائے تو یہ ذکر اپنے اندر بڑی حکمتیں رکھتا ہے۔

پھر مصیبت کے اوقات کے لئے اسلام نے یہ ذکر سکھایا کہ اِنَّا للہ وَاِنَّا اِلیہِ راجعون۔ یعنی جب تم پر کوئی مصیبت آئے تم انا للہ وانا الیہ راجعون کہو۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ ہم اُسی کے ہیں اور بالآخر ہم نے بھی اُسی کی طرف جانا ہے۔ اگر کوئی عزیز مجھ کو مل گیا تھا تو یہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ملا تھا اور اب جبکہ اس نے واپس لے لیا ہے میرے لئے غم کی کونسی بات ہے۔ پھر اگر کوئی گلاس ٹوٹ گیا تو کہہ دیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ گلاس بھی آخر خدا تعالیٰ نے ہی دیا تھا ہم نے بھی اُسی کے پاس جانا ہے وہاں اَور گلاس مل جائیں گے۔ غرض ہر نقصان کے وقت انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا انسانی فطرت کو زنگ سے صاف کر دیتا ہے۔

پھر اگر کوئی مکروہ بات یا مکروہ نظارہ پیش آجائے تو اس موقعہ کو اسلام نے ذکر کے بغیر نہیں چھوڑا بلکہ ہدایت دی کہ جب کوئی مکروہ چیز دیکھو تو لاحول ولا قوۃ اِلّا باللہ کہو۔

پھر انسان کے اندر گناہ کی کوئی تحریک پیدا ہو تو ایسے موقعہ پر استغفر اللہ کا ذکر رکھ دیا۔ یعنی مَیں شیطانی حملوں سے اللہ تعالےٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔

پھر اعوذ باللہ ایک ذکر ہے۔ جو ہر ایسے اہم کام کے شروع کرتے پڑھا جاتا ہے جس کے راستہ میں شیطانی روکوں کا امکان ہو۔ مثلاً قرآن کریم پڑھنا ایک اہم کام ہے اور چونکہ شیطان اس میں روکیں پیدا کرتا ہے اس لئے فرمایا۔ فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ۔ (نحل ع ۱۳)

اس کے علاوہ انسان سونے لگے تب بھی ذکر موجود ہے۔ چنانچہ ہدایت ہے کہ آیۃ الکرسی اور تینوں قُل پڑھو اور اپنے سینہ پر پھونک لو آنکھ کھُلے تب ذکر موجود ہے۔ کہ الحمد للہ الّذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النّشور۔

اسی طرح بیماری کے وقت بھی ذکر موجود ہے اور شفاء ہونے پر بھی ذکر الٰہی موجود ہے۔

پاخانہ جانا بظاہر کتنا گندہ فعل ہے مگر وہاں بھی مناسب حال ذکر موجود ہے۔ یعنی اللّٰھمّ اِنّی اعوذ بک من الخُبث والخبائث۔

پھر غسل کرنے لگو تب بھی ذکر موجود ہے۔

میاں بیوی کے مخصوص تعلقات کو لو تو اس موقعہ پر بھی ہمارے کوثر والے آقا نے کہا کہ جب تم آپس میں ملنے لگو تو خدا تعالےٰ کا پہلے ذکر کرو۔ یعنی اللّٰھمّ جنّبنی الشیطٰن وجنّب الشیطٰن من ما رزقتنا پڑھ لیا کرو۔

غرض انسانی زندگی کا کوئی حصہ بھی ایسا نہیں خواہ وہ جذبات کے اظہار کا ہی ہو۔ جہاں کوئی نہ کوئی ذکر موجود نہ ہو۔

اس کے علاوہ اسلام نے عبادت کے بعض اور حصے بھی بتائے ہیں جو دس قسم کے ہیں:۔

(۱) تفکّر۔ یہ خدا تعالےٰ کی ہستی تک پہنچنے میں مدد دیتا ہے۔ تفکّر کے معنے ہیں ذہنی اور فلسفیانہ اُلجھنوں پر غور کرنا۔

(۲) شُکر۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ لئن شکرتم لازیدنّکم (ابراہیم غ) جذبۂ شکر فکر کو مدد دیتا ہے اور قرب الٰہی کی راہیں انسان پر کھلنے لگ جاتی ہیں۔

(۳) تذکّر۔ تذکّر اور تفکّر میں فرق ہے۔ تفکّر کسی ذہنی مسئلہ پر غور کرنے کو کہتے ہیں اور تذکّر کسی پچھلے واقعہ کو یاد کرکے نتیجہ نکالنے کو کہتے ہیں۔ جس کو عبرت بھی کہتے ہیں۔ یہ بھی دل کی صفائی کا ایک بھاری ذریعہ ہے۔

(۴) شعور۔ انسان کی فطرت میں جو جذبات ہیں اُن پر غور کرکے انہیں باہر نکالنا شعور کہلاتا ہے۔ فطرت میں بہت سے احساسات اور جذبات پائے جاتے ہیں۔ اگر ہم ان کو اُبھاریں تو وہ بڑی ترقی کا موجب ہوسکتے ہیں۔

(۵) علم۔ یہ جگ بیتی کا نام ہے۔ تذکر آپ بیتی کو کہتے ہیں اور علم جگ بیتی کو۔ کہانیوں میں بھی آتا ہے کہ آپ بیتی کہوں یا جگ بیتی۔ اگر یہ علم ہو جائے کہ فلاں آدمی نے یہ یہ اعمال کئے تھے جن سے خرابیاں پیدا ہوئیں تو بہت کچھ فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

(۶) فقہ۔ فقہ کا جذبہ بھی انسان کو نیکی کی طرف لے جاتا ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے۔ افلا تفقھون۔ فقہ ہر اس مسئلہ علمیہ کو کہتے ہیں۔ جو ظاہر پر دلالت کرے اور اس کے ساتھ ہم اس کے باطنی اثرات کو سوچیں۔ فکر مسئلہ فلسفیہ کے لئے آتا ہے۔ اور تفقہ مسئلہ علمیہ کے لئے آتا ہے۔

(۷) عقل۔ اس سے بھی اگر کام لیا جائے تو انسان کے اندر ایک ایسا جذبہ پیدا ہوتا ہے جو اُسے بُرے اور بھلے کی تمیز کروا دیتا ہے اور بُرائیوں سے روک دیتا ہے۔ جیسے موٹر کی بریک ہوتی ہے۔ عقل بھی انسانی دماغ کی بریک ہے۔

(۸) اِبصار۔ قرآن کریم میں آتا ہے افلا یُبصرون (قصص غ، زخرف غ، ذاریات غ) اس کے معنے ہیں روحانی آنکھ سے دیکھنا۔ اس سے بھی بڑی بڑی باتیں نکلتی ہیں۔ جن سے انسان کی اصلاح ہوتی ہے۔

(۹و۱۰) رویت و نظر۔ یہ دونوں قریب قریب معنوں والے الفاظ ہیں۔ لیکن ان میں فرق بھی ہے جہاں تک ظاہر معنوں کا سوال ہے یہ آپس میں مشترک ہیں۔ اور دیکھنے کے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن ان میں فرق یہ ہے کہ رویت اس دیکھنے کو کہتے ہیں جس کے ساتھ شعور قلبی شامل ہو۔ اور نظر اُس دیکھنے کو کہتے ہیں جس کے ساتھ قوتِ فکریہ شامل ہو۔

غرض تفکّر، شُکر، تذکّر، شعور، علم، فقہ، عقل، اِبصار، رویت اور نظر یہ دس اسلامی عبادت کے حصے ہیں جنہیں اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں الگ الگ موقعوں پر بیان کیا ہے۔ دنیا کا اور کوئی مذہب نہیں جس میں اس عبادت کا ایک حصہ بھی بیان ہوا ہو ۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

سالانہ کوائف تعلیم الاسلام کالج

۱۹۵۸ - ۱۹۵۹ء

۱۴ر جون کو تعلیم الاسلام کالج کے جلسہ تقسیم انعامات و اسناد کے موقعہ پر کالج کے سالانہ کوائف پر مشتمل حسب ذیل رپورٹ مکرم میاں عطاء الرحمن صاحب ایم۔ایس سی قائمقام پرنسپل نے پڑھ کر سنائی۔ (ادارہ)

دس سال قبل۔ ان تپتے ہوئے صحراؤں اور بے آب و گیاہ ویرانوں میں جہاں سے گردو پیش کے لوگ دن کے وقت گزرتے ہوئے بھی خوف کھاتے تھے ایک مرد مجاہد نے ابراہیمی دعاؤں کیساتھ اس بستی کی بنیاد رکھی۔ کون کہہ سکتا تھا۔ کہ دو چار سال کے عرصہ ہی میں یہ بستی اس پسماندہ علاقہ میں علوم جدیدہ کا مرکز بن جائے گی۔ جہاں متعدد تعلیمی ادارے قائم ہوں گے۔ اور نہ صرف اس علاقہ کے لوگ یہاں علم کے نور سے منور ہونگے بلکہ متعدد مشرقی و مغربی ممالک کی تشنہ روحیں بھی علم کی تلاش میں دور و نزدیک سے یہاں آئیں گی۔

۱۹۵۴ء کی ابتداء میں اس جگہ جہاں اسوقت تعلیم الاسلام کالج کی یہ وسیع و عریض عمارتیں نظر آرہی ہیں ریت کے ٹیلوں کے سوا کچھ نہ تھا۔ اللہ تعالے پر توکل کرتے ہوئے اور اسی کے حضور دعائیں کرتے ہوئے بے سر و سامانی کے عالم میں اپریل ۱۹۵۴ء میں کالج کی تعمیر کا کام شروع کردیا گیا۔ اس برکتوں والے خدا نے ہماری ناچیز کوششوں میں برکت دی۔ اور فنڈز کی کمی کے باوجود محض اپنے فضل سے پانچ چھ ماہ کے قلیل عرصہ میں ہوسٹل کی موجودہ عمارت اور کالج کے تین بلاک تیار کردا دیئے۔ اسوقت اس وسیع عمارت کو دیکھ کر بعض دل یہ سوچ کر سہمے جاتے تھے کہ علوم و فنون کے مراکز سے دور پسماندہ علاقہ میں اس عمارت میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے طالبعلم کہاں سے آئیں گے، مگر انہیں کیا معلوم تھا کہ چند ہی سالوں میں یہ وسعتیں سمٹ کر ناکافی رہ جائیں گی۔ ۴-۵ سال ہی کے عرصہ میں طلباء کی بڑھتی ہوئی تعداد کے لئے یہ عمارت آج ناکافی نظر آرہی ہے۔ اور نہ صرف ہوسٹل میں توسیع کی ضرورت شدت سے محسوس کی جارہی ہے۔ بلکہ کالج کے کمروں کی وسعتیں بھی ناکافی ثابت ہورہی ہیں۔ ہوا کا رخ بتا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالائی منزلیں بنتی چلی جائیں گی۔ مگر ضرورتیں بھی اسی طرح بڑھتی چلی جائینگی ہر نئی ضرورت روپیہ کی متقاضی ہوگی۔ ہم اپنی جیبوں کو دیکھیں گے تو خالی پائینگے ارباب حل و عقد کو دیکھیں گے۔ تو انکی نظروں میں بے رخی جھلکتی پائیں گے۔ مگر جب آستانۂ الوہیت پہ جھکیں گے۔ تو ہمارے دل یہ دیکھ کر خدائے عزیز و قدیر کی حمد و ثنا سے لبریز ہو جائیں گے۔ کہ اسکے خزانوں میں کوئی کمی نہیں۔ کام انشاء اللہ العزیز ہوتے چلے جائیں گے۔ اور نامساعد حالات کے باوجود ہمارا قدم بڑھتا ہی چلا جائے گا۔

تعداد طلبہ

امسال حسب دستور سابق کالج میں داخلہ لینے والے طلبہ کی تعداد میں معتد بہ اضافہ ہوا۔ چنانچہ ۱۹۵۵-۵۶ء کے ۵۲۴، ۱۹۵۶-۵۷ء کے ۶۰۷ ۱۹۵۷-۵۸ء کے ۶۰۵ طلباء کے بالمقابل اس سال ۷۳۲ طلبہ تعلیم الاسلام کالج میں داخل ہوئے۔

نتائج

عرصہ زیر رپورٹ میں سوائے ایک امتحان کے باقی تمام امتحانات کے نتائج ثانوی تعلیمی بورڈ لاہور اور پنجاب یونیورسٹی کے نتائج سے بہت بہتر رہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل کوائف سے ظاہر ہے:۔

	کالج کی اوسط فیصد	یونیورسٹی بورڈ کی اوسط فیصد
انٹرمیڈیٹ نان میڈیکل	۶۲٫۵	۳۷
〃 میڈیکل	۵۶	۳۰٫۷
〃 آرٹس	۵۶٫۲	۳۰٫۶۵
〃 بی۔اے	۲۰	
〃 بی ایس سی	۵۰	۳۹٫۶۸

آمد و خرچ

سال زیر رپورٹ میں ہمارا کل خرچ ۱،۵۳،۳۱۷ روپیہ تھا اور آمد ۴۷،۲۶۰ روپیہ تھی ۱،۰۶،۰۵۷ روپیہ کی امداد صدر انجمن احمدیہ نے فرمائی

فجزاھم اللہ احسن الجزاء

وظائف و مراعات

ہمارے طلبہ کی ایک کثیر تعداد بلا امتیاز مذہب و ملت فیس کی مراعات اور دیگر وظائف سے استفادہ کر رہی ہے۔ سال زیر رپورٹ کے اعداد و شمار درج ذیل ہیں۔

پوری فیس کی مراعات	۶۰
نصف فیس کی مراعات	۷۵
وظائف انعامی	۳
وظائف امدادی	۴
قرضہ حسنہ	۲
دیگر وظائف از کالج فنڈ	۱۱
میزان	۱۵۵

کتب خانہ

عرصہ زیر رپورٹ میں کالج لائبریری میں ۵۵۰ کتب کا اضافہ ہوا۔ کتب خانہ میں ہر مضمون پر مشتمل چھ ہزار سے زائد کتب موجود ہیں۔ اس تعداد میں اب خاص طور پر اضافہ کیا جارہا ہے تاکہ طلبہ ان کتب سے کماحقہ استفادہ کرسکیں۔ کالج لائبریری میں اس وقت نصف درجن سے زائد ماہنامے اور ایک درجن کے قریب اردو انگریزی اخبارات آتے ہیں۔ اس سال کے دوران میں طلبہ نے چار ہزار سے زائد کتب سے استفادہ کیا۔

فضل عمر ہوسٹل

عرصہ زیر رپورٹ میں ہوسٹل میں ۲۴۲ طلبہ مقیم رہے۔ طلبہ کی بڑھتی ہوئی تعداد کی وجہ سے سابقہ کی کوٹھیاں کرایہ پر لینی پڑیں تاکہ ان میں طلبہ کے قیام کا انتظام کیا جاسکے۔ فنڈز کی کمی کے باعث ہنوز ہوسٹل کی بالائی منزل تیار نہیں ہوسکی۔

نظم و ضبط ہوسٹل میں نظم و ضبط کی گذشتہ روایات خدا تعالیٰ کے فضل سے باحسن طریق قائم رہیں۔ فضا ہر قسم کے مسموم اثرات سے پاک ہے۔ قرآن مجید اور حدیث نبوی صلعم کے درس جاری رہے۔ فرض نمازوں کے علاوہ بعض طلبہ التزام کے ساتھ نماز تہجد ادا کرتے رہے۔ بعض طلبہ نے نفلی روزے بھی رکھے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں مکرم بشیر آرچرڈ نومسلم انگریز مبلغ اسلام ویسٹ انڈیز، مکرم ڈاکٹر خالد جرمن نومسلم، مکرم چوہدری شکر الٰہی مبلغ اسلام امریکہ، مکرم مولوی نور الحق مبلغ اسلام امریکہ، مکرم گیانی واحد حسین مکرم چوہدری مشتاق احمد باجوہ، مکرم خان نصیر احمد خاں اور مکرم چوہدری محمد علی نے طلبہ سے خطاب فرمایا۔

کھانے کے انتظامات حسب معمول اطمینان بخش رہے۔ گو پچھلے دنوں گندم کی فراہمی میں بے حد دقت پیش آئی۔ اوسط خرچ پانچ سے ساڑھے پانچ آنہ فی حاضری رہا۔

ڈسپنسری:۔ طلبہ ڈسپنسری سے مستفید ہوتے رہے۔ ہیضہ، چیچک اور ٹائیفائڈ کے ٹیکے لگائے گئے۔ غریب اور نادار طلبہ کو قیمتی ادویہ مفت دی جاتی ہیں۔ ڈی ڈی ٹی باقاعدہ چھڑکی جاتی رہی۔

ہوسٹل کے سپرنٹنڈنٹ مکرم چوہدری محمد علی ایم اے اور ٹیوٹر مکرم ارجمند خاں اور مکرم سعید اللہ خاں ایم اے ہیں۔

پراکٹوریل سسٹم

اس نظام کے ماتحت مندرجہ ذیل امور کی نگرانی کی جاتی رہی۔

۱۔ طلبہ جو ہوسٹل سے باہر رہ رہے ہیں ان سے کوئی ایسا امر صادر نہ ہو جو کالج کی عزت اور وقار کے منافی ہو۔ اگر کوئی قابل اعتراض امر نظر آیا تو اس کا فوری تدارک کیا گیا۔

۲۔ اس امر کی نگرانی کہ غروب آفتاب کے بعد طلبہ بلا ضرورت اپنی رہائش گاہ سے باہر نہ پھریں اور اگر کسی ضرورت کے لئے انہیں باہر جانا پڑے تو ان کے شناختی کارڈ ان کے پاس موجود ہوں۔

۳۔ اس امر کی نگرانی کہ طلبہ پبلک جگہوں پر سگریٹ نوشی نہ کریں۔

جو طلبہ ہوسٹل میں نہیں رہتے۔ ان کی رہائش گاہ کے پتوں اور دیگر ضروری کوائف کو محلہ وار ایک رجسٹر میں درج کیا گیا ہے۔ تاکہ ان کی نگرانی میں سہولت رہے۔

ہر محلہ میں پراکٹوریل مانیٹر مقرر ہیں۔ جو کالج پراکٹرز کو طلبہ کے تمام اخلاق و اطوار کے متعلق باخبر رکھتے ہیں اور ان کی نگرانی کرتے ہیں۔

دوران سال میں دو درجن کے قریب طلبہ کے متعلق بعض شکایات پیدا ہوئیں جن کی تحقیق کے بعد مناسب اقدام کئے گئے۔

مکرم بشارت الرحمن ایم۔اے چیف پراکٹر اور مکرم حمید اللہ ایم۔اے پراکٹر کے طور پر کام کرتے رہے۔ (باقی)

درخواست دعا

مکرم نصیر احمد صاحب بھٹی آف گوجرانوالہ کی اہلیہ صاحبہ اور دو بچے کچھ عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

ایم شریف احمد امرتسری

محترم چوہدری عبداللہ خاں صاحب کی وفات پر

مختلف جماعتوں کی طرف سے تعزیتی قراردادیں

جماعت احمدیہ کراچی

انجمن احمدیہ کراچی کا ایک اجلاس خصوصی آج مورخہ ۱۹/۶/۵۹ بعد نماز جمعہ منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل قرارداد تعزیت باتفاق رائے پاس ہوئی۔

"انجمن احمدیہ کراچی کا یہ اجلاس محترم چوہدری عبداللہ خاں صاحب کی وفات پر دلی افسوس اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ محترم چوہدری صاحب کی زندگی خدمت دین اور بنی نوع انسان کی ہمدردی کے لئے وقف تھی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامل فرمانبرداری اور اطاعت ہمیشہ ان کا نصب العین رہی۔ اور جماعت میں یہ روح زندہ رکھنے کے لئے وہ ہمیشہ کوشاں رہے۔ جماعت احمدیہ کراچی کو بفضلہ تعالیٰ جو مقام حاصل ہے۔ اس کی کامیابی کا سہرا دراصل مکرم چوہدری صاحب کے سر ہے۔ اپنی زندگی میں انہوں نے ہمیشہ قربانی اور اخلاص کا ایسا اعلیٰ نمونہ دکھایا ہے۔ جو ہمارے لئے اور آئندہ نسلوں کے لئے مشعل راہ ثابت ہو سکتا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم چوہدری صاحب کو اعلیٰ علیین میں مقام عطا کرے نیز ان کے لواحقین بالخصوص ان کی اہلیہ محترمہ۔ فرزندان اور ان کے برادر اکبر محترم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب بالقابہ اور برادر اصغر چوہدری اسد اللہ خاں صاحب امیر جماعت لاہور کا حافظ و ناصر ہو اور جماعت کو بھی صبر جمیل عطا کرے۔ اور نہ صرف جماعت کو اپنے مقام کو برقرار رکھنے کی توفیق دے بلکہ پہلے سے زیادہ قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

(تسنیم احمد۔ جنرل سیکرٹری)

مجلس انصار اللہ کراچی

مورخہ ۱۴ جون ۱۹۵۹ء کو مجلس انصار اللہ کراچی نے اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی۔

مکرم چوہدری عبداللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی جو کہ احمدیت کے شیدائی اور حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عاشق صادق تھے کل ۱۳ جون بروز ہفتہ کراچی میں اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو سدھار گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مجلس ہذا کا یہ غیر معمولی اجلاس آپ کی وفات حسرت آیات پر گہرے غم اور رنج کا اظہار کرتا ہے اور مکرم امیر صاحب مرحوم و مغفور کے عزیز و اقارب کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتا ہے

اراکین مجلس بارگاہ رب العزت میں دعا گو ہیں کہ وہ مکرم چوہدری صاحب کو جنت کے اعلیٰ مقام پر جگہ عطا فرما دے۔ اور پسماندگان و جماعت احمدیہ کراچی کے احباب کو صبر جمیل عطا فرما دے اور مرحوم و مغفور کے اسوۂ حسنہ پر چلنے کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین۔

مکرم چوہدری صاحب مرحوم و مغفور نے اپنی زندگی خدمت احمدیت میں گذاری اور ہمیشہ اپنی خداداد فراست و وقار اور عالی حوصلگی۔ اخلاص اور حسن کارکردگی سے جماعت احمدیہ کراچی کی خصوصاً اور دوسری جماعتوں کی عموماً کامیاب خدمات سرانجام دیں۔ وہ ایک لمبے عرصہ تک جماعت احمدیہ کراچی کے امیر رہے۔ اس جماعت نے خدا کے فضل سے ہر شعبہ میں نمایاں ترقی کر کے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خوشنودی حاصل کی۔ جماعت کے ہر فرد کو ان کے ساتھ والہانہ محبت تھی۔ اور یہی وجہ تھی کہ احباب جماعت آپ کے ہر اشارہ پر خدمت دین کے لئے ہر دم تیار رہتے تھے۔

مجلس انصار اللہ کراچی چوہدری صاحب موصوف رضی اللہ عنہ مرحوم و مغفور کی خدمات کو استحسان کی نظر سے دیکھتی ہے اور اراکین مجلس ہذا یہ عہد کرتے ہیں کہ وہ آئندہ بھی مکرم چوہدری صاحب کی ان نصائح و ہدایات پر جو کہ وہ اپنی زندگی میں فرماتے رہے ہیں عمل کرتے ہوئے ان کی روح کے لئے ایصال ثواب کا موجب بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔ آمین

اراکین (مجلس انصار اللہ کراچی)

لجنہ اماء اللہ کراچی

لجنہ اماء اللہ کراچی نے ۱۴ جون کو ایک خاص اجلاس میں حسب ذیل قرارداد تعزیت پیش کی۔

لجنہ اماء اللہ کراچی جناب چوہدری محمد عبداللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کی وفات حسرت آیات پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ چوہدری صاحب کی ذات میں جماعت کراچی کو ایک نہایت ہی مخلص بے مثل قربانی کرنے والا۔ اعلیٰ تنظیمی قابلیتوں کا مالک۔ اور انتہائی جوش اور درد رکھنے والا امیر نصیب تھا۔ خدا تعالیٰ آپ کی پاک روح کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور آپ کے اہل اور اولاد اور عزیز و اقارب کو بالخصوص اور تمام جماعت احمدیہ کو بالعموم صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ان کے اعلیٰ نمونہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کراچی)

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا یہ ہنگامی اجلاس منعقدہ احمدیہ مسجد مارٹن روڈ اپنے شفیق، مہربان اور ہمدرد سرپرست امیر جماعت احمدیہ کراچی مکرم و محترم چوہدری عبداللہ خاں صاحب کی وفات پر اپنے قلبی رنج و الم اور گہرے صدمہ کے جذبات کا اظہار کرتا ہے۔ ایک طویل علالت کے بعد محترم امیر صاحب ۱۳ جون ۱۹۵۹ء بروز ہفتہ ۲½ بجے بعد از دوپہر ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ خدا تعالیٰ کی ہستی پر اور اس کے قادر و مالک ہونے پر یقین رکھتے ہوئے مجلس یہ محسوس کرتی ہے۔ کہ محترم امیر صاحب کی وفات سے ایک ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے۔ جسے بظاہر پُر کرنا مشکل نظر آتا ہے۔ خاص طور پر مجلس کا ہر خادم یہ احساس کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ آج ان سے اُن کی ایک ایسی پیاری ہستی جدا ہو گئی ہے۔ جس نے انہیں نہ صرف یہ کہ ایک معمولی مجلس سے اٹھا کر اس بلند مقام تک پہنچا دیا۔ بلکہ ہر مشکل میں اُن کے لئے کام کے راستہ کو ہموار رکھا مجلس یہ بھی محسوس کرتی ہے کہ آج ان کا ایک ایسا رفیق ان سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا ہے۔ جو باوجود عمر کے فرق کے دن رات اُن کے کاموں میں اُن کے ساتھ شریک تھا۔ ایک ایسا غمگسار اُن سے علیحدہ ہو گیا ہے۔ جس نے سارے غم خود لے کر ساری خوشیاں انہیں دیدی تھیں۔ آج مجلس ایک ایسے واسطہ سے محروم ہو گئی ہے کہ جس کے ذریعہ وہ اپنے پیارے امام سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس قدر قریب ہو گئی ہے کہ وہ فاصلہ کی دوری کو بھی محسوس نہیں کرتی تھی آج ایک ایسا امیر ہم سے جُدا ہو گیا ہے۔ جس پر ہم کو فخر تھا۔ اور جسے ہم پر ناز تھا۔ آج اس وجود کو اپنے میں نہ پا کر ہمارے دل اس قادر و مالک خدا تعالیٰ کے حضور جھکتے ہیں۔ جس نے احمدیت کی نعمت سے ہمیں نوازا ہے۔ اور دعا گو ہیں۔ کہ وہ اپنی ان گنت رحمتیں اور برکتیں چوہدری صاحب مکرم پر نازل فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں انہیں اپنا قرب عطا فرمائے۔ اور جماعت احمدیہ کراچی بلکہ جماعت ہائے احمدیہ کو اس قدر عبداللہ خاں عنایت کرے کہ اپنے پیارے امام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیادت اور رہنمائی میں ہم کم سے کم وقت میں اس منزل پر پہنچ جائیں جو الٰہی نوشتوں کے مطابق ہمارے لئے مقدر ہے۔

(اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

حلقہ ناظم آباد کراچی

جماعت احمدیہ حلقہ ناظم آباد کراچی کا ایک ہنگامی اجلاس ۱۵/۶/۵۹ کو منعقد ہوا۔ جس میں محترم حضرت چوہدری عبداللہ خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔

چوہدری صاحب مرحوم و مغفور جماعت کراچی کے لئے ایک مشفق باپ کی طرح تھے اور جماعت کے ہر فرد کے ساتھ انتہائی لطف و کرم سے پیش آتے تھے۔ اُن کی پروقار، سنجیدہ اور بے باک شخصیت نے جماعت کو موجودہ مقام پر پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ جس کی وجہ سے جماعت کے ہر فرد کو اُن سے بے حد محبت اور خلوص تھا اور ان کی بیماری کے ایام میں کراچی کے انصار۔ خدام اور اطفال تک نے بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کے لئے اپنا خون تک پیش کرنے میں دریغ نہ کیا۔ بلکہ جب جماعت کے افراد کو خون دینے کے لئے بلوایا گیا تو ہر فرد کی یہ خواہش تھی کہ میرا خون پہلے لیا جاوے۔

ہم باشندگان حلقہ ناظم آباد۔ محترم چوہدری صاحب مرحوم و مغفور کی مغفرت کے لئے اللہ تعالیٰ سے بدیں الفاظ ملتجی ہیں:۔

اے خدا بر تربت او بارش رحمت ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

اور ان کے لواحقین سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے ان کے رنج و غم میں اُن کے ساتھ شریک ہیں۔ خداوند کریم جماعت احمدیہ کو چوہدری صاحب مرحوم و مغفور جیسے ہزاروں مجاہد عطا کرے اور سب احمدیوں کو اُن کے رنگ میں رنگین ہونے کی سعادت نصیب کرے۔ آمین ثم آمین۔

(اراکین حلقہ ناظم آباد کراچی)

لاہور

مکرم چوہدری عبداللہ خاں صاحب ایک نہایت ہی مخلص خاندان کے قابل فخر نوجوان تھے جو اپنے اخلاص اور فدائیت اور قربانی اور انتظامی قابلیت میں اکثروں کے لئے ایک قابل رشک نمونہ تھے۔ وہ جماعت احمدیہ کراچی کے امیر تھے۔ جسے ان کی قیادت نے ایک مثالی جماعت بنا دیا۔ کئی سالوں سے وہ صدر انجمن احمدیہ کے ممبر بھی تھے

مکرم چوہدری صاحب کی وفات کو جماعت بڑا قومی صدمہ خیال کرتی ہے اور صدق دل سے نہایت عاجزانہ دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ آنمکرم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

نائب امیر جماعت احمدیہ ——— لاہور

ضروری اعلان

جیسا کہ قبل ازیں متعدد مرتبہ اعلان کیا جا چکا ہے نظارت بیت المال کی منظوری کے بغیر کسی شخص یا ادارے یا مقامی جماعت کو کوئی خاص چندہ جمع کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ پھر بھی نظارت بیت المال میں بعض مقامی جماعتوں کی طرف سے شکایات موصول ہوتی رہتی ہیں کہ بعض احباب نے مذکورہ بالا ہدایات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ان کی جماعتوں سے کسی رسالہ یا کتاب کی اشاعت یا کسی دوسرے کام کے لئے رقوم وصول کی ہیں جس سے احباب جماعت میں بھی بے چینی اور بدمزگی پیدا ہوئی اور اس کا اثر لازمی چندوں پر بھی پڑا۔ مثلاً ایسے احباب کی اعانت کرنے والوں نے اس مہینہ کا لازمی چندہ ادا کرنے سے اسی بناء پر معذوری کا اظہار کر دیا کہ وہ پہلے فلاں صاحب کو "چندہ" ادا کر چکے ہیں۔ چونکہ اخبار کی قیمت بھی چندہ ہی کہلاتی ہے اور صدر انجمن اور تحریک جدید کی مختلف مدات کی وصولی بھی چندہ ہی کہلاتی ہے۔ اس لئے مقامی جماعتوں کی رہنمائی کے لئے بعض امور کی وضاحت درج ذیل ہے تا اس کی روشنی میں اس بے قاعدگی کا سدباب کیا جا سکے۔

ا۔ کسی اخبار۔ رسالہ یا کتاب کی خرید و فروخت کے متعلق کوئی پابندی نہیں۔ یہ بیچنے والے اور خریدنے والے کا ذاتی معاملہ ہے۔ لیکن اگر کوئی کتاب یا اخبار بیچنے والا یہ دعویٰ کرے کہ اس کتاب یا اخبار کے ذریعہ سلسلہ کی خدمت کرتے ہوئے وہ زیر بار ہو گیا ہے۔ اور اس لئے احمدی احباب اس کی دل کھول کر اعانت کریں تو ایسی اعانت کی تحریک کرنے کے لئے نظارت بیت المال کی منظوری لازمی ہے۔ یا کوئی مسجد تعمیر کی جانی ہو۔ یا لائبریری یا سکول کھولنا ہو یا ایسے ہی کوئی اور کام ہوں تب بھی نظارت بیت المال سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے۔

ب۔ اگر کوئی شخص مذکورہ بالا ہدایات کے خلاف اپنے مقاصد کے لئے چندہ وصول کرنے پر مصر ہو تو مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کا فرض ہے کہ ایسے شخص کو روک دیں اور اس کی اطلاع نظارت بیت المال میں بھی بھجوا دیں۔ ورنہ بعد نظارت بیت المال کو رپورٹ کرنے سے اس بے قاعدگی کا خاطر خواہ تدارک نہیں کیا جا سکتا۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

اطفال الاحمدیہ کیلئے ضروری اعلان

کتاب سیرت حضرت مسیح موعودؑ کا امتحان ۵ جولائی کو ہو گا

جملہ مجالس اطفال الاحمدیہ کو بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ اطفال الاحمدیہ کا امتحان کتاب سیرت مسیح موعودؑ مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۵ جولائی ۱۹۵۹ء بروز اتوار ہو گا۔

جن مجالس کی طرف سے ابھی امتحان میں شمولیت کی اطلاع نہیں آئی براہ کرم فوری طور پر اطلاع دیں کہ ان مجالس کی طرف سے کتنے اطفال امتحان میں شریک ہو رہے ہیں تا مرکز سے سوالات کے پرچے بھجوائے جا سکیں۔ ایسی اطلاعات ۳۰ جون تک دفتر کو بھجوا دی جائیں۔ اس امتحان میں اول دوم اور سوم آنے والے اطفال کو انعامات بھی دئیے جائیں گے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تصحیح ۲۱/۶/۵۹ کے الفضل میں چوہدری عبدالرحمٰن صاحب وکیل گوجرانوالہ کی منظوری بطور "سیکرٹری امور عامہ" غلطی سے شائع ہو گئی ہے۔ وہ سیکرٹری امور عامہ نہیں ہیں بلکہ "سیکرٹری امور خارجہ" ہیں احباب تصحیح فرمالیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

پتہ مطلوب ہے مکرم بشیر احمد صاحب دھرم کوٹی ابن ملک محمد حسین صاحب جن کی سابقہ سکونت دھرم کوٹ رندھاوا میں تھی کا موجودہ پتہ مطلوب ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے پتہ کا علم ہو تو اطلاع دیں۔ اگر وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو فوراً اپنے موجودہ پتہ سے اطلاع دیں۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

لاہور میں تربیتی کلاس کا انعقاد

مجالس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن متوجہ ہوں

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن کے زیر اہتمام ایک ہفتہ کے لئے ایک تربیتی کلاس منعقد ہو رہی ہے۔ یہ کلاس ۱۲ جولائی ۱۹۵۹ء سے شروع ہو کر ۱۹ جولائی ۱۹۵۹ء کو ختم ہو گی

اس کلاس میں ۔۔۔۔۔

- خدام کو سلسلہ کے اہم مسائل سے روشناس کرایا جائے گا۔
- سلسلہ عالیہ احمدیہ کے چوٹی کے علماء شرکت فرما کر خدام کو تربیت دیں گے۔
- جماعت کے متعدد سربرآوردہ اصحاب تقاریر فرمائیں گے۔
- قرآن کریم اور دیگر سلسلہ کتب کا سبقاً سبقاً درس دیا جائے گا۔
- بیرونجات سے شامل ہونے والے خدام کے قیام و طعام کا بندوبست مقامی مجلس کی طرف سے کیا جائے گا۔

قائدین لاہور ڈویژن اپنی اپنی مجالس میں خدام کو اس میں شمولیت کی تحریک فرمائیں اور شریک ہونے والے خدام کے اسمائے گرامی سے ۳۰ جون ۱۹۵۹ء تک مطلع فرمائیں۔

توقع ہے کہ مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اس کلاس کا افتتاح فرمائیں گے۔ معتمد علاقائی مجلس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن

معرفت:۔ دی سائیکل ہاؤس نیلا گنبد۔ لاہور۔

درخواستہائے دعا

(۱) میری بھاوجہ صاحبہ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ بیماری دن بدن بڑھ رہی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (بلاغ الدین ملک سیکرٹری مال داؤد خیل)

(۲) مکرم نصیر احمد صاحب بھٹی آف گوجرانوالہ کی اہلیہ صاحبہ اور دو بچے کچھ عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے (ایم شریف احمد اختر) احمد نگر

(۳) خاکسار کا چھوٹا بھائی چند دنوں سے بعارضہ ٹائیفائڈ سخت بیمار ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (عبدالمومن غلہ منڈی ربوہ)

(۵) میرے لڑکے عبداللطیف نے ایف۔ اے کا امتحان دے رکھا ہے۔ اس کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (فضل الرحمٰن بی۔ اے بی ٹی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بھیرہ)

(۶) میری بھابھی امۃ القیوم صاحبہ زوجہ عبدالمجید صاحب پٹواری حال جھنگ عرصہ چھ ماہ سے بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہے۔ احباب سے عزیزہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالرشید اختر محرر چونگی میونسپل کمیٹی ربوہ)

(۷) میرے والد مکرم محمد شفیع صاحب ملازم ریلوے ورکشاپ تین چار سال سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ آجکل ہسپتال میں داخل ہیں اور بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ جملہ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (لطیف احمد متعلم جماعت نہم ہائی سکول ربوہ)

(۸) خاکسار کے والد مکرم فتح محمد خان صاحب پر ۱۹/۶/۵۹ کو ہیضہ کا سخت حملہ ہوا تھا۔ گو پہلے کی نسبت آرام ہے لیکن تکلیف ابھی باقی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ سے نوازے۔ (صالح محمد خان متعلم جامعہ احمدیہ دارالنصر ربوہ)

(۹) میرا لڑکا عزیزم بشیر احمد چند یوم سے بوجہ تیز بخار بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ عطا کرے۔ آمین۔ (بشیر احمد کالکہ گڑھی سیکرٹری بیوت بس سروس گوجرانوالہ)

(۱۰) خاکسار بعض کاروباری پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب سے ان کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ میاں چراغ الدین ریٹائرڈ ڈاکٹر نر ضلع سوہا سنگھ سیالکوٹ)

(۱۱) میرا بھائی عزیز قطب احمد بٹ کوئٹہ ہسپتال میں ٹی۔ بی وارڈ میں بیمار ہے بزرگان سلسلہ صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (نیاز قطب احمد بٹ جیکب لائنز کراچی)

(۱۲) خاکسار کی ہمشیرگان بیمار ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز اگر کسی صاحب کو مرض دمہ کا کوئی خاص نسخہ معلوم ہو تو از راہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ (افتخار احمد گوکھیاٹ ڈاکخانہ میانی ضلع شاہپور)

(۱۳) میں ایک عرصہ سے بیمار چلا آیا ہوں۔ احباب جماعت میری صحت کیلئے اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں۔ (ملک اقبال احمد خان ایاخو ... ضلع سیالکوٹ)

(۱۴) میری اہلیہ گذشتہ ڈیڑھ ماہ سے پیٹ میں شدید درد کی وجہ سے بیمار ہے کمزور بہت ہو گئی ہے نیز والدین بھی عموماً بیمار رہتے ہیں۔ احباب ان سب کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (فضل الدین بٹ سیمنٹ بلڈنگ۔ لاہور)

درد کو دور کرنے والی ایک نئی دوا کی ایجاد

تحقیقات کرنے والے سرکاری سائنسدانوں نے درد کو دور کرنے والی ایک ایسی نئی دوا کی ایجاد کا اعلان کیا ہے جو مارفین کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ طاقتور ہے علاوہ ازیں اس دوا کے استعمال سے مریض دوا کھانے کا عادی بھی نہیں ہوتا جیسا کہ مارفین کے استعمال کی صورت میں بالعموم دیکھنے میں آتا ہے۔

نئی دافع درد دوا کا نام این آئی ایچ۔ امریکہ کے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ کے پہلے حروف ہیں اور سات ہزار پانچ سو انیس کا ہندسہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ قومی ادارہ صحت اب تک اس سلسلے میں ۷۵۱۹ کیمیاوی تجربات کر چکا ہے۔ ان میں سے بعض تجربات مفید ثابت ہوئے۔ اور یہ بات تو پورے یقین کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ ۷۵۱۹ ویں دوا جس کو اس ادارے کے تجربہ خانوں میں ترقی دی گئی ہے دنیا بھر میں امتیاز حاصل کرے گی۔

نئی دوا کے ایجاد کے اعلان اور اس کے نام کی پشت پر ایک ربع صدی کی مسلسل تحقیقات و تجربات ہیں۔ نئی دوا کی ایجاد کے سلسلے میں امریکہ کے جن سائنس دانوں نے تحقیقاتی کام کیا وہ درد کو دور کرنے والی ایک ایسی دوا ایجاد کرنا چاہتے تھے۔ جس میں درد کو رفع کرنے کی موجودہ تمام دواؤں کے مقابلے میں کہیں زیادہ اہلیت ہو۔ لیکن ایسے تمام عناصر سے مبرا ہو جو مریض کو اس قسم کی دوا کے مسلسل استعمال کا عادی بنا دیتے ہیں۔ این آئی ایچ کی دریافت سے بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے جیسے کہ سائنس دانوں نے اپنے اس نصب العین کو پا لیا ہے۔ یا کم سے کم وہ اس کے قریب پہنچ گئے ہیں

درد کسی زخم اور بیماری کی علامت ہوتا ہے۔ شخصی ناکامیاں اور نامرادیاں اور شکست دل اس کے سبب بھی زندگی بذات خود ایک مستقل درد ہوتی ہے۔ لیکن انسان ہمیشہ اس کوشش میں مصروف رہا ہے کہ دواؤں کے ذریعے ان دونوں طرح کے دردوں، زخم یا بیماری کے درد اور مایوسیوں اور ناکامیوں کے درد سے نجات حاصل کرے۔

لیکن دوا جہاں آرام پہنچاتی ہے وہاں آدمی کو اس کا غلام بھی بنا دیتی ہے روز روز کے استعمال سے آدمی نشے کی حد تک اس کا عادی ہو جاتا ہے۔ اور بد قسمتی سے جب وہ مستقل طور پر دوا کی خوراک میں اضافہ کر دیتا ہے۔ جو اس کی صحت کے لئے نہایت مضرت رساں ثابت ہوتا ہے۔

قومی ادارہ صحت کے دو سائنس دانوں نے جو نئی دوا ایجاد کی ہے وہ مارفین کے مقابلے میں دس گنا زیادہ اور کوڈین کے مقابلے میں پچاس گنا زیادہ طاقتور اور مؤثر ہے۔ اس قدر طاقتور ہونے کے علاوہ بھی اس کی ایک خاصیت ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ دوا کلیتاً انسان کی بنائی ہوئی ہے۔ اس کا ماخذ افیون نہیں ہے درد کو دور کرنے والی دوسری دواؤں کے برخلاف این آئی ایچ کول تار سے بنائی گئی ہے۔ مزید برآں اس کا اثر بھی دوسری دواؤں کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہوتا ہے۔ لیکن اس کی سب سے بڑی خاصیت یہ ہے کہ اس کے استعمال سے آدمی اس کا عادی نہیں ہو جاتا۔

جن دو سائنس دانوں نے یہ دوا ایجاد کی ہے ان کے نام ڈاکٹر ایورٹ ایل مے اور ڈاکٹر ناتھن بی ایڈی ہیں۔ ڈاکٹر مے قومی ادارہ صحت میں بطور کیمیا دان کام کرتے ہیں اور ڈاکٹر ایڈی ماہر عضویات اور ماہر دوا سازی ہیں۔ انہوں نے ڈاکٹر لینن ایف اسمال کی تحقیقات کو مشعل راہ بنایا تھا۔ ڈاکٹر اسمال کا انتقال گذشتہ برس جون میں ہوا تھا۔ انہیں منشیات پر بین الاقوامی شہرت اور اس موضوع پر سند کا درجہ حاصل تھا۔

ڈاکٹر اسمال نے اس سلسلے میں پہلے پہل ورجینیا یونیورسٹی میں کوئی ۲۵ برس پہلے تحقیقات شروع کی تھی۔ وہ ایک ایسی دوا تیار کرنا چاہتے تھے جو درد کو تو دور کر دے مگر مریض کو اس کا عادی نہ بنا دے۔ ان کے کئی ممتاز شاگردوں نے جن میں ڈاکٹر مے بھی شامل تھے اس تحقیقات میں ڈاکٹر اسمال کا ہاتھ بٹانے لگے۔

درخواست دعا

خاکسار اور میرے چند دوستوں نے امسال ایف اے کا امتحان دیا ہوا ہے۔ احباب جماعت و درویشان قادیان سے التجا ہے کہ نمایاں کامیابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(محمد حمید قریشی کاپی ریڈر الفضل)

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں!

مسوڑھے کی بیماریاں اور ان کا سد باب

پچھلے دنوں عالمی ادارہ صحت میں شامل اکیس ملکوں ــــ پاکستان، آسٹریلیا، چین، ملایا، فجی، نیوزی لینڈ، ہانگ کانگ، جاپان، کوریا، نیوگنی، فلپائن، سنگاپور وغیرہ ــــ کے چوبیس نمائندوں کا ایک اجتماع ایڈی لیڈ (آسٹریلیا) میں ہوا۔ اس اجتماع کا مقصد دانتوں کی صحت کے متعلق مختلف مسائل پر غور کرنا تھا شرکائے اجتماع میں دانتوں کے معالجین اور دانتوں کی صحت سے متعلقہ منتظمین و معلمین شامل تھے۔

اس اجتماع میں سب سے پہلے اس مسئلہ پر غور کیا گیا کہ دانتوں کی بیماری اور خصوصاً مسوڑھے اور جبڑے کی ہڈی کے پیچھے خرابی پیدا ہو جانے کی روک تھام اور اس کا انسداد کس طرح کیا جائے

علمی اجتماع کے چوبیس شرکا دنیا کی ایک کثیر آبادی کے نمائندے تھے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ ان اکیس ملکوں کے مسائل بہت ہی مختلف الانواع ہیں۔ آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور بعض دوسرے ملکوں کو بالکل ویسی ہی دقتوں کا سامنا ہے جو شمالی مغربی یورپ اور ریاست ہائے متحدہ کے ملکوں کو لاحق ہے۔ ان ملکوں میں دانتوں کا گلنا سڑنا بہت عام ہے۔ اس لئے دانتوں کے معالجین کی سب سے بڑی کوشش یہ ہوتی ہے کہ اس بیماری کے علاج اور اس کی روک تھام پر خاص توجہ دی جائے۔

دانتوں کا ناسور

دانتوں کا گلنا سڑنا اور ناسور کی کیفیت چونکہ اوائل عمر میں لاحق ہوتی ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس سلسلے میں احتیاطی کارروائی بچپن میں کی جائے۔ لہٰذا دانتوں کی صحت کے اقدامات کو مؤثر بنانے کے لئے لازمی ہے کہ ۱۸ یا ۲۰ سال کی عمر میں خاص توجہ دی جائے تاکہ جب انسان سن بلوغ کو پہنچے تو اس کے منہ میں دانتوں کا چوکٹا صحیح و سالم ہو۔

اجتماع میں شریک ہونے والوں کو اس حقیقت پر اتفاق تھا کہ عہد قدیم کے لوگ جو بالکل قدرتی طریقہ حیات کے عادی تھے دانتوں کی بیماری میں کبھی مبتلا نہیں ہوتے تھے۔ اور ان کے مسوڑھے بھی بالکل تندرست ہوتے تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو خوراک وہ استعمال کرتے تھے۔ اس سے دانتوں کی صفائی خود بخود ہوتی رہتی تھی۔ کیونکہ وہ کچی یعنی قدرتی حالت میں ہوتی تھی۔ اس میں ضروری غذائیت پائی جاتی تھی اور شکر کا جزو برائے نام ہوتا تھا۔ اگر اس زمانے کے لوگ بھی بغیر پکائے پھل اور ترکاریاں استعمال کرنے لگیں۔ جن کو چبانے کے لئے کافی محنت کرنی پڑتی ہے تو یقیناً دانتوں کی حالت بہت کچھ سدھر سکتی ہے

دانتوں کی بیماریوں کو روکنے کے سلسلے میں ایک بہت ہی اہم قدم یہ ہے کہ دانتوں کی صحت سے متعلق لوگوں کو باخبر کیا جائے کہ ان کو درست رکھنے کے لئے کس چیز کی ضرورت ہے اور ان کی بیماریوں کے لئے وہ خود کون سی تدابیر اختیار کر سکتے ہیں۔

مسوڑھوں کی خرابی

جنوب مشرقی ایشیا کے بہت سے ملکوں میں دانتوں کی بیماری کا سب سے بڑا مسئلہ مسوڑھوں کی خرابی (پائیوریا) ہے۔ اور اس کی بڑی وجہ عام طور پر خرابی غذا ہے۔ جو اس علاقے میں پائی جاتی ہے۔ خرابی غذا کے باعث دانتوں کے ریشوں میں اتنی سکت باقی نہیں رہتی۔ کہ بیماری کا مقابلہ کر سکیں۔ پھر نسلی اعتبار سے بعض قومیں مسوڑھوں کی بیماریوں کو دوسروں کی بہ نسبت جلد قبول کر لیتی ہیں۔ یہ صورت حال بھارت اور پاکستان میں بہت عام ہے جہاں عموماً ابتدائی عمر ہی میں پائیوریا کے باعث دانت ضائع ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ مسوڑھوں کی بیماری یقینی طور پر غذا کی خرابی، حیاتین کی کمی، افراز خون کے محرکات اور نسلی عناصر کے باعث لاحق ہوتی ہے۔ تاہم مقامی حالات بھی ضرور اثر انداز ہوتے ہیں۔

سب نمائندے اس بات پر متفق تھے کہ مسوڑھوں کی بیماری کا ایک بہت بڑا سبب یہ ہے کہ بکیٹریا مسوڑھوں کے قریب جمع ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح دانتوں پر اثر ڈالتے ہیں۔ مسوڑھوں کے بالائی سرے پر دانتوں کی جڑوں کے قریب جو سفید اور بظاہر بے ضرر مادہ جمع ہو جاتا ہے وہ در اصل ایک قسم کا بہت ہی ضعیف جسم حیوانی ہوتا ہے۔ جو خوردبین کے بغیر نظر نہیں آتا یہ مادہ آہستہ آہستہ نیچے جڑوں میں سرایت کر جاتا ہے۔ اور وہاں تیزی سے نشوونما پاتا ہے اس دوران میں دانتوں کی جڑوں میں ریشے جو دانتوں کو سنبھالے رکھتے ہیں ڈھیلے پڑ کر گل سڑ جاتے ہیں۔ اور پھر دانت گرنے لگتے ہیں

بکیٹریا سب سے پہلے مسوڑھوں کی لکیر کے قریب جمع ہوتے ہیں۔ اس لئے مسوڑھوں کی بیماری روکنے کا طریقہ بہت آسان اور واضح ہے اس نرم مادے کو دن میں دو بار ضرور صاف کر دیا جائے۔ تاکہ اسے دانتوں کی جڑوں میں پہنچ کر پرورش پانے کا موقع نہ ملے اور وہ چونے کی صورت میں تبدیل نہ ہو سکے۔

علمی اجتماع کے شرکا متفق تھے کہ منہ کے اندر کی صفائی پائیوریا کی روک تھام کے لئے ضروری ہے۔

وزیر بحالیات عارضی طور پر اپنا صدر دفتر لاہور منتقل کر لیں گے

بحالیات کے کام کی نگرانی کرنے اور عملی مشکلات ختم کرنے کا عزم

لاہور ۲۶ جون - مہاجرین کی بحالی کے کام کی رفتار کو تیز تر کرنے، بحالی کے ذمہ دار مختلف محکموں کے درمیان رابطہ اور تعاون بڑھانے اور بحالیات کے کام کی موقعہ پر نگرانی کرنے کے لئے وزیر بحالیات اپنے دفاتر لاہور منتقل کر لیں گے اور بحالیات کے کام کو مجوزہ مدت یعنی سال ختم ہونے سے پہلے ختم کرنے اور مشکلات دور کرنے کے لئے وہ مغربی پاکستان کے ہر شہر اور تحصیل کا دورہ کریں گے۔ یہ انکشاف وزیر بحالیات جنرل اعظم خان نے کل لاہور پہنچ کر کیا۔

وزیر بحالیات نے بتایا کہ راولپنڈی کے سوا شمالی مغربی پاکستان کے دوسرے علاقوں میں جہاں کہیں بھی گیا وہاں بحالیات کے کام کی رفتار سے میں مطمئن ہوں۔ انہوں نے کہا کہ بحالیات کے کام میں بعض اڑچنیں اور رکاوٹیں تھیں جو اب دور کر دی گئی ہیں تاکہ کام کی رفتار میں تیزی پیدا ہو سکے۔

انہوں نے کہا کہ مغربی پاکستان کے دورے کا پروگرام مرتب کیا جا چکا ہے۔ انہوں نے کشمیری مہاجرین کی بحالی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ حکومت ان لوگوں کی بحالی کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ مگر میرا ان کو یہی مشورہ ہے کہ وہ حکومت پر انحصار کرنے کی بجائے اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی کوشش کریں۔ انہوں نے کہا کہ اخبارات میں یہ غلط شائع ہوا ہے کہ میں نے یہ کہا تھا کہ شہری علاقوں میں بھی بحالیات کا کام جولائی کے اواخر تک ختم ہو جائے گا۔ میں نے تو کیمبل پور میں صرف اتنا کہا تھا کہ دیہی علاقوں میں آبادکاری کا کام جولائی تک ختم ہو جائے گا۔ انہوں نے اپنے اس اعلان کا اعادہ کیا کہ مہاجرین کی بحالی کا کام سال ختم ہونے سے پہلے مکمل ہو جائے گا۔ ان کے ہمراہ مغربی پاکستان میں مارشل لاء کے ناظم لفٹیننٹ جنرل بختیار رانا چیف کمشنر بحالیات مسٹر محمد یار رکھنڈ تھے۔ ریلوے سٹیشن پر ڈپٹی کمشنر لاہور اور دوسرے اعلیٰ سرکاری افسروں نے ان کا خیر مقدم کیا۔

وزیر بحالیات نے لاہور پہنچتے ہی سیٹلمنٹ کے دفاتر کا دورہ کیا اور کام کا معائنہ کیا۔ وہ سیٹلمنٹ دفاتر کے ریکارڈ اور حسابات کے دفتر بھی گئے تاکہ حالات کا خود اندازہ لگا سکیں وہ آج صبح اسمبلی چیمبرز میں سیٹلمنٹ کے افسروں سے خطاب کر رہے ہیں۔

جنرل نجیب رہا کر دیئے جائیں گے؟

بیروت ۲۶ جون۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جنرل محمد نجیب کو رہا کر دیا جائیگا۔ اور انہیں جمہوریۃ العربیہ کی سیاسی پارٹی نیشنل یونین میں کوئی اہم عہدہ دیا جائے گا۔ ریڈیو بیروت نے خبر دی ہے کہ مصر کے اعلیٰ فوجی افسروں نے صدر ناصر سے کہا ہے کہ وہ جنرل محمد نجیب کی نظربندی ختم کر دیں۔

جنرل نجیب فوجی افسروں کے اس گروپ کے قائد تھے جس نے ۲۶ جولائی ۱۹۵۲ء کو شاہ فاروق کی حکومت کا تختہ الٹ دیا تھا وہ مصری جمہوریہ کے پہلے وزیراعظم تھے۔ اور ۱۹۵۴ء تک رہے۔ جب صدر ناصر نے انہیں گرفتار کر کے ان کے گھر میں نظربند کر دیا تھا

لنکا میں زبردست بارش سے سیلاب

کولمبو ۲۶ جون۔ لنکا میں زبردست بارش سے کئی علاقوں میں سیلاب آ گیا ہے۔ اور سینکڑوں افراد بے گھر ہو گئے ہیں۔ ہوائی فوج کے طیارے لوگوں کو محفوظ جگہوں پر پہنچا رہے ہیں۔

پاکستانی کھلاڑی لنڈن پہنچ گئے

لنڈن ۲۶ جون۔ پاکستان کے ۸ کھلاڑی لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ یہ کھلاڑی اگلے سال میں روم میں منعقد ہونے والی اولمپک کھیلوں میں شرکت کے لئے تیاری کریں گے ان کھلاڑیوں میں ایشیا کے سب سے بڑے تیراک عبدالخالق اور ایشیاء کے چمپئن مراقبال بھی ہیں۔

اردن میں حفاظتی قانون کا نفاذ

عمان ۲۶ جون۔ اردن کی پارلیمنٹ نے ایک حفاظتی قانون کی منظوری دے دی ہے جس کی رو سے تین یا اس سے زیادہ ارکان کی ایک عدالت قائم کی جائے گی۔ جو ملک کی سلامتی کے خلاف سازش کرنے والوں کے مقدمات کی سماعت کریں گی۔

اس قسم کے جن مجرموں کے مقدمات کی ابھی تک سماعت نہیں ہو سکی ہے۔ وہ بھی اس عدالت میں پیش کئے جائیں گے۔ عدالت کے ارکان کا تقرر فوج کے کمانڈر انچیف کریں گے

آسام میں سیلاب کے انسداد کے لئے

شیلانگ ۲۶ جون۔ کل یہاں سیلاب سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ہندوستانی فوج بھیج دی گئی ہے۔ سیلاب میں اب تک بیس آدمی ہلاک اور ہزاروں بے خانماں ہو چکے ہیں۔ اور گزشتہ چار روز میں چاول کی بہت فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔ گزشتہ رات گوہاٹی میں جو صوبے کا صدر مقام ہے۔ دریائے برہم پتر کی سطح خطرے کے درجے سے ۲ فٹ اوپر ہو گئی ہے۔ ۲ نوعمر لڑکے پانی میں بہہ گئے اور منی پور میں کشتی الٹ جانے سے ۱۲ اشخاص غرق ہو گئے۔

آزاد کشمیر میں اناج کی تقسیم کے لئے خاص کمیٹی

مظفر آباد ۲۶ جون۔ آزاد کشمیر کے ڈپٹی کمشنروں اور سرکاری افسروں کی کانفرنس میں فیصلہ کیا گیا کہ محکمہ مال کے جو کاغذات آزادی کے وقت برباد ہو گئے تھے انہیں مکمل کرنے کیلئے کارروائی کی جائے۔ اس کے علاوہ زمینوں کے لگان کی شرح بہتر بنانے کی تجویزوں پر بھی غور کیا گیا اور ایک خاص کمیٹی بنائی گئی جو آزاد کشمیر میں اناج کی تقسیم بہتر بنانے پر غور کرے گی کانفرنس جو دو روز جاری رہی آج یہاں ختم ہو گئی۔

ترکی پیدل جانے کا قصد

لاہور ۲۶ جون۔ پاک پائنیرز لاہور کے تین بولنے اسکاؤٹ اسکاؤٹوں کی جمہوری میں شرکت کے لئے جو ستمبر میں ترکی میں ہو رہی ہے پیدل سفر کرنا چاہتے ہیں۔ وہ وہاں تک پیدل چلنے کی مشق کر رہے ہیں۔

امریکہ یوگوسلاویہ کو نوے لاکھ ڈالر کی امداد دے گا

واشنگٹن ۲۶ جون۔ امریکہ یوگوسلاویہ کو نوے لاکھ ڈالر کی امداد تھرمل سٹیشن قائم کرنے کے لئے دے گا۔ پہلے یہ امداد سوویٹ یونین نے دینے کا وعدہ کیا تھا۔

درخواست دعا

میری اہلیہ کی طبیعت کوئی ایک ماہ سے ناساز چلی آ رہی ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے شفاء کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

امان اللہ سیال